ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر محیط پہلا مرجان باغ قائم

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ آلودگی سے متاثرہ ساحل کی بحالی میں اہم کردار ادا کرے گا

ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر قائم کیا گیا مرجان باغ (صفحہ اسٹاف رپورٹر کی تصویر)

مرجان آباد (صفحہ اسٹاف رپورٹر) 6 اگست: ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر قائم کیا گیا مرجان باغ 6 اگست کو عوام کے لیے کھول دیا گیا۔ 33 کنال پر محیط اس منصوبے کا آغاز 6 اگست 2022 کو ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر مرجان آباد مسز فرحانہ نورین نے فیتہ کاٹ کر باغ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر، ایس ایس پی آپریشنز، ڈائریکٹر ماحولیات، میونسپل کمیٹی کے افسران، اسکولوں کے طلبہ اور بڑی تعداد میں شہری بھی موجود تھے۔

ڈپٹی کمشنر نے منتظمین سے دریافت کیا کہ مرجان کے ٹکڑے کہاں سے حاصل کیے گئے اور ان کی بقا کی شرح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساحل کے قریب ہونے والی تعمیرات اور آلودگی کے باعث یہ علاقہ طویل عرصے سے متاثر ہو رہا ہے، اس لیے ایسے منصوبوں کی اشد ضرورت تھی۔ ڈائریکٹر ماحولیات نے بتایا کہ باغ میں اب تک 8 ہزار 400 مرجان ٹکڑے منتقل کیے جا چکے ہیں، جن میں سے 92 فیصد کی بقا کی شرح ریکارڈ کی گئی ہے۔

منتظمین کے مطابق باغ کی دیکھ بھال کے لیے 24 غوطہ خور اور 6 کشتیوں پر مشتمل ایک خصوصی عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہر ہفتے مرجان کی صفائی، پانی کے درجۂ حرارت کی جانچ اور مچھلیوں کی گنتی کی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر ماحولیات نے کہا کہ ابتدائی دو برسوں میں مرجان کی بقا کی شرح 70 فیصد سے کم ہوئی تھی، تاہم اب ٹیم نے ایسے طریقے اپنا لیے ہیں جن سے یہ شرح 90 فیصد سے اوپر برقرار رہتی ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ضلعی انتظامیہ آئندہ مالی سال میں ساحل کے مزید 5 کلومیٹر حصے پر اسی طرز کے باغات بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ماہی گیر برادری کو بھی اس منصوبے کا حصہ بنایا جائے گا تاکہ وہ متبادل روزگار کے ساتھ ساتھ ماحول کے محافظ بھی بن سکیں۔ اس مقصد کے لیے 200 ماہی گیروں کو تربیت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ڈائریکٹر ماحولیات نے بتایا کہ باغ کی تعمیر پر 3 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے، جن میں سے 2 کروڑ روپے عالمی ادارے BioCham نے فراہم کیے۔ ادارے کے نمائندے ڈاکٹر سلمان ارشد نے کہا کہ مرجان کی بحالی میں کم از کم 15 سال لگتے ہیں، اس لیے مقامی برادری کی شمولیت کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ آئندہ مالی سال میں مزید 3 مقامات پر تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔

ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ضلعی انتظامیہ آئندہ مالی سال میں ساحل کے مزید 5 کلومیٹر حصے پر اسی طرز کے باغات بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ماہی گیر برادری کو بھی اس منصوبے کا حصہ بنایا جائے گا تاکہ وہ متبادل روزگار کے ساتھ ساتھ ماحول کے محافظ بھی بن سکیں۔ اس مقصد کے لیے 200 ماہی گیروں کو تربیت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ڈائریکٹر ماحولیات نے بتایا کہ باغ کی تعمیر پر 3 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے، جن میں سے 2 کروڑ روپے عالمی ادارے BioCham نے فراہم کیے۔ ادارے کے نمائندے ڈاکٹر سلمان ارشد نے کہا کہ مرجان کی بحالی میں کم از کم 15 سال لگتے ہیں، اس لیے مقامی برادری کی شمولیت کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ آئندہ مالی سال میں مزید 3 مقامات پر تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔

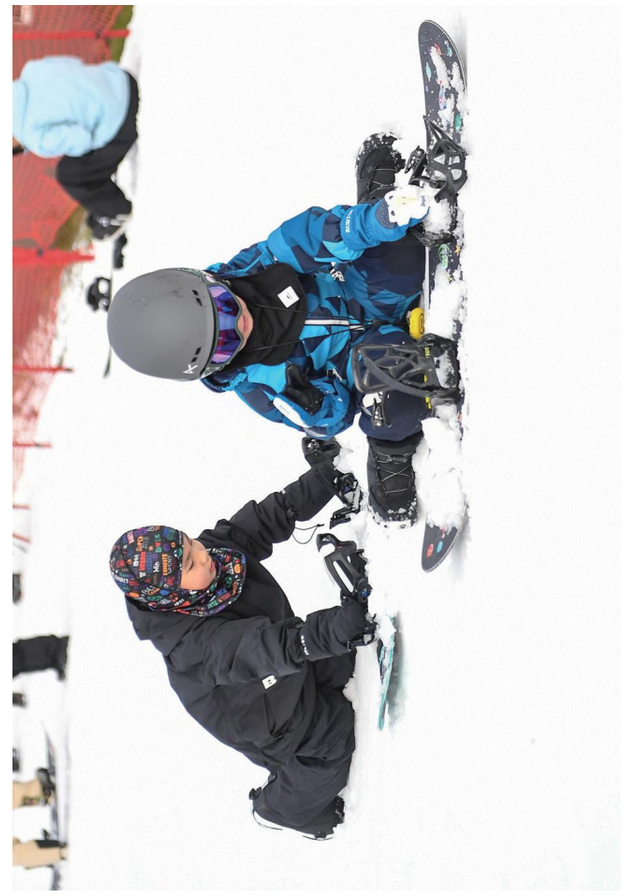

ساحلِ مرجان آباد پر مقامی طالبات باغ کا معائنہ کر رہی ہیں

ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر مرجان کا نیا باغ قائم

ماہرین کا کہنا ہے کہ یہ منصوبہ آلودگی سے متاثرہ ساحل کی بحالی میں اہم کردار ادا کرے گا

ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر قائم کیا گیا مرجان باغ (صفحہ اسٹاف رپورٹر کی تصویر)

مرجان آباد (صفحہ اسٹاف رپورٹر) 6 اگست: ساحلِ مرجان آباد پر 11 ہیکٹر رقبے پر قائم کیا گیا مرجان باغ 6 اگست کو عوام کے لیے کھول دیا گیا۔ 33 کنال پر محیط اس منصوبے کا آغاز 6 اگست 2022 کو ہوا تھا۔ ڈپٹی کمشنر مرجان آباد مسز فرحانہ نورین نے فیتہ کاٹ کر باغ کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر ڈپٹی کمشنر، ایس ایس پی آپریشنز، ڈائریکٹر ماحولیات، میونسپل کمیٹی کے افسران، اسکولوں کے طلبہ اور بڑی تعداد میں شہری بھی موجود تھے۔

ڈپٹی کمشنر نے منتظمین سے دریافت کیا کہ مرجان کے ٹکڑے کہاں سے حاصل کیے گئے اور ان کی بقا کی شرح کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ساحل کے قریب ہونے والی تعمیرات اور آلودگی کے باعث یہ علاقہ طویل عرصے سے متاثر ہو رہا ہے، اس لیے ایسے منصوبوں کی اشد ضرورت تھی۔ ڈائریکٹر ماحولیات نے بتایا کہ باغ میں اب تک 8 ہزار 400 مرجان ٹکڑے منتقل کیے جا چکے ہیں، جن میں سے 92 فیصد کی بقا کی شرح ریکارڈ کی گئی ہے۔

منتظمین کے مطابق باغ کی دیکھ بھال کے لیے 24 غوطہ خور اور 6 کشتیوں پر مشتمل ایک خصوصی عملہ مقرر کیا گیا ہے۔ ہر ہفتے مرجان کی صفائی، پانی کے درجۂ حرارت کی جانچ اور مچھلیوں کی گنتی کی جاتی ہے۔ ڈائریکٹر ماحولیات نے کہا کہ ابتدائی دو برسوں میں مرجان کی بقا کی شرح 70 فیصد سے کم ہوئی تھی، تاہم اب ٹیم نے ایسے طریقے اپنا لیے ہیں جن سے یہ شرح 90 فیصد سے اوپر برقرار رہتی ہے۔

ڈپٹی کمشنر نے اعلان کیا کہ ضلعی انتظامیہ آئندہ مالی سال میں ساحل کے مزید 5 کلومیٹر حصے پر اسی طرز کے باغات بنائے گی۔ انہوں نے کہا کہ ماہی گیر برادری کو بھی اس منصوبے کا حصہ بنایا جائے گا تاکہ وہ متبادل روزگار کے ساتھ ساتھ ماحول کے محافظ بھی بن سکیں۔ اس مقصد کے لیے 200 ماہی گیروں کو تربیت دینے کا اعلان کیا گیا ہے۔

ڈائریکٹر ماحولیات نے بتایا کہ باغ کی تعمیر پر 3 کروڑ 10 لاکھ روپے خرچ ہوئے، جن میں سے 2 کروڑ روپے عالمی ادارے BioCham نے فراہم کیے۔ ادارے کے نمائندے ڈاکٹر سلمان ارشد نے کہا کہ مرجان کی بحالی میں کم از کم 15 سال لگتے ہیں، اس لیے مقامی برادری کی شمولیت کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ انہوں نے کہا کہ ادارہ آئندہ مالی سال میں مزید 3 مقامات پر تکنیکی معاونت فراہم کرے گا۔

ساحلِ مرجان آباد پر مقامی طالبات باغ کا معائنہ کر رہی ہیں

جمعہ کے اجتماع کے بعد پرتشدد مظاہرے کی ٹیکسٹ میسجز بند

حکومتی اقدام ہفتہ اور اتوار کو ٹیکنالوجی صنعت کے امتحانوں کو متاثر کرے گا

نمائندہ خصوصی
ثمینہ رحمٰن

اسلام آباد/شہر کے 11 حساس علاقوں میں جمعہ کے اجتماع کے بعد پرتشدد مظاہرے کی اطلاعات کے پیش نظر حکومت نے ہفتہ اور اتوار کو موبائل فون پر ٹیکسٹ میسجز بند کرنے کا حکم دیا ہے۔ یہ فیصلہ وزارت داخلہ کی جانب سے جمعرات کی رات جاری کیا گیا۔ اس دوران ٹیلی فون کالز اور انٹرنیٹ سروس معمول کے مطابق کام کرتی رہیں گی۔ حکام کا کہنا ہے کہ یہ اقدام عارضی ہے اور حالات بہتر ہوتے ہی پابندی ختم کر دی جائے گی۔

وزارت داخلہ کے ترجمان کے مطابق جمعہ کے اجتماع کے بعد کئی مقامات پر پتھراؤ، ٹائر جلانے اور سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے کے واقعات رپورٹ ہوئے۔ ترجمان نے کہا کہ ’’ٹیکسٹ میسجز کے ذریعے افواہیں اور اشتعال انگیز مواد تیزی سے پھیلتا ہے، اس لیے عارضی طور پر یہ سہولت معطل کرنا ضروری ہو گیا تھا‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ہفتہ اور اتوار کو ملک بھر میں 11 بڑے اجتماعات متوقع ہیں، اس لیے سیکیورٹی کے خصوصی انتظامات کیے گئے ہیں۔

حکومت کے اس فیصلے سے ٹیکنالوجی صنعت کے ہزاروں ملازمین متاثر ہوں گے۔ بہت سی کمپنیاں اپنے ملازمین کو ٹیکسٹ میسج کے ذریعے ہی او ٹی پی، دفتری اطلاعات اور ہنگامی پیغامات بھیجتی ہیں۔ ایک بڑی آئی ٹی کمپنی کے ترجمان نے کہا کہ ان کے تقریباً 3500 ملازمین کو ہفتہ اور اتوار کو ہونے والے امتحانات کے لیے ٹیکسٹ میسج پر ہی لاگ ان کوڈ بھیجے جانے تھے۔ ’’ہم متبادل انتظام کر رہے ہیں، مگر یہ فیصلہ اچانک ہوا ہے‘‘۔

ٹیلی کام ریگولیٹری اتھارٹی کے مطابق ملک میں اس وقت 19 کروڑ سے زائد موبائل کنکشن فعال ہیں، جن میں سے تقریباً 14 کروڑ صارفین ٹیکسٹ میسجز استعمال کرتے ہیں۔ اتھارٹی کے ترجمان نے کہا کہ ’’ہم نے کمپنیوں کو ہدایت کی ہے کہ وہ اس دوران ٹیکسٹ میسج کے نرخ نہ بڑھائیں، تاہم کچھ کمپنیوں نے اپنے طور پر پیکیج مہنگے کر دیے ہیں‘‘۔

انسانی حقوق کی تنظیم ڈیجیٹل رائٹس فورم نے حکومت کے فیصلے کو ’’غیر متناسب اور غیر ضروری‘‘ قرار دیا ہے۔ تنظیم کی سربراہ محترمہ نگہت آرا نے کہا کہ ’’پرتشدد واقعات کی روک تھام کے لیے پورے شہر کی ڈیجیٹل زندگی کو معطل کر دینا عام شہریوں کو سزا دینے کے مترادف ہے‘‘۔ انہوں نے کہا کہ ماضی میں بھی اسی طرح کی پابندیوں سے ای کامرس، بینکنگ اور تعلیم کے شعبے شدید متاثر ہوئے تھے۔

دوسری جانب وزارت داخلہ کے ترجمان نے کہا کہ ’’ہم نے ایک ہیلپ لائن قائم کی ہے جس پر شہری اپنے ای میل یا لینڈ لائن کے ذریعے شکایات درج کرا سکیں گے‘‘۔ تاہم ہیلپ لائن کے نمبر کا اعلان ابھی نہیں کیا گیا۔ حکام کا کہنا ہے کہ حالات کا جائزہ ہر 24 گھنٹے بعد لیا جائے گا اور اتوار کی رات تک پابندی ختم کر دی جائے گی۔